سرکاری رپورٹ | سولہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 29 ستمبر 1996ء بمطابق 15 جمادی الاول 1417 ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	مرتضیٰ بھٹو اور دیگر حضرات کی وفات پر فاتحہ	۲
۳۔	چیئرمینوں کے پینل کا اعلان	۶
۴۔	وقفہ سوالات (موخر)	۷
۵۔	رخصت کی درخواستیں	۷
۶۔	تحریک التواء نمبر ۱ منجانب سترام سنگھ	۹
۷۔	تحریک التواء نمبر ۲ " " "	۱۱
۸۔	" نمبر ۳ " " "	۱۴
۹۔	" نمبر ۸ منجانب مولانا عطاء اللہ	۱۷
۱۰۔	مجلس کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	۱۸

جلد سولہواں | شمارہ اول

(الف)

1- جناب اسپیکر __________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر _______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی _________ اختر حسین خاں

2- جوائنٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔	نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔	جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔	شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔	میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔	ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔	میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔	ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج و اقاف زکوۃ
۸۔	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔	مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔	مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔	مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۳۔	ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ا کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔	مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔	مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔	سردار ثناءاللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔	میر اسراراللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔	حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔	نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔	نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔	میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔	سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بیاڈ و اسا
۲۳۔	سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔ عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔ ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔ حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔ مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔ مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد / نصیر آباد
۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات / مستونگ
۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔ سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔ سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔ مسٹر ستر ام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 29 جون 1996ء بمطابق 15 جمادی الاول 1417ء ہجری

بروز اتوار بوقت گیارہ بجکر پندرہ منٹ (صبح)

زیر صدارت ڈپٹی اسپیکر جناب ارجن داس بگٹی صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۞ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۞ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۞ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۞ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۞ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ○ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۞ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۞

ترجمہ - رحمٰن (اللہ تعالیٰ) ہی نے (اپنے بندوں کو) قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اسی (اللہ) نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند (طلوع اور غروب ہونے کے لئے اللہ کے قانون کے مطابق) ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت سب (اللہ ہی کے آگے) سجدہ ریز ہیں۔ آسمانوں کو اسی نے بلند کیا اور (دنیا میں عدل و انصاف کے لئے) اسی نے میزان (ترازو) قائم کردی تاکہ تم تولنے میں گڑبڑ نہ کرو انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ وماعلینا الاالبلاغ۔ (سورۃ

ڈاکٹر عبدالمالک (وزیر تعلیم) : جناب اسپیکر مرتضیٰ بھٹو کو شہید کیا گیا ہے اور ملتان میں جن لوگوں کو شہید کیا گیا ہے اور نجیب اللہ کی شہادت پر ہم کہتے ہیں دعا پڑھی جائے۔

مولانا عبدالواسع : جناب والا، پوائنٹ آف آرڈر، جناب اسپیکر، مرتضیٰ بھٹو کی دعا کی قرارداد کی ہم حمایت کرتے ہیں لیکن ڈاکٹر نجیب اللہ تو ایک مجرم ہے اور وہ افغان عوام کے قاتل تھے۔ اگر ڈاکوؤں اور قاتلوں کے لئے یہاں پر دعا کرتے ہیں تو یہ اس معزز ایوان کی توہین ہے۔ اور یہ مسلمانوں کی اسمبلی کی توہین ہے اور ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں لیکن مرتضیٰ کے لئے دعا کریں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) : جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔ محمد رحیم خان کاکڑ سابق ڈپٹی اسپیکر اسمبلی کی وفات پر بھی دعا کی جائے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر یہ ایک شرعی مسئلہ ہے کہ کیا ڈاکٹر نجیب اللہ کے لئے تعزیتی دعا اور مغفرت کی دعا پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔ کم از کم اور ممبران سے یہ گزارش کی جاتی ہے کہ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ ہم سے پوچھ لیں یا ادھر جو مولوی صاحب بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیں ڈاکٹر نجیب اللہ جو افغان اور دس لاکھ، بیس لاکھ افغان کا قاتل تھا اور کفری نظام کا حامی تھا اور اس کا حاکم تھا کیا اس کے لئے دعا مغفرت کرسکتے ہیں یا نہیں۔ سب سے پہلے پاکستان کے آئین کے حوالے سے اور ایک اسلامی نظریاتی ملک کے حوالے سے یہ مسئلہ پوچھنا چاہئے کہ ڈاکٹر نجیب کے لئے دعا مغفرت ہوسکتی ہے یا نہیں سب سے بڑی بات یہ ہے جناب اسپیکر۔

سردار نواب خان ترین (وزیر) : جناب اسپیکر صاحب، ہمارے سابق ڈپٹی اسپیکر محمد رحیم خان کاکڑ وفات پاچکے ہیں ان کے لئے بھی دعا ہوجائے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) : جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر صاحب ہم یہ نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ مولانا صاحب کو یہ اختیار کس نے دیا ہے کہ ڈاکٹر نجیب اللہ قاتل ہے یا نہیں ہے اس طرح سے کئی واقعات دنیا میں ہوتے ہیں۔ اس میں آپ کون ہوتے ہیں یہ کہنے والے کہ وہ قاتل ہے یا نہیں۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر یہ اختیار ہم نے حاصل کرلیا ہے۔ یہ بات شاید حمید خان صاحب کو پتہ نہیں ہے کہ دنیا کے نقشہ پر یہ اختیار ہم نے حاصل کرلیا ہے۔ آپ کو ابھی تک پتہ نہیں ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) : کیا پتہ نہیں ہے۔ ملا ہوکر تمہیں پتہ ہے مجھے پتہ نہیں ہے۔ سوال دراصل یہ ہے کہ آپ کو یہ اختیار کس نے دیا ہے کہ نجیب اللہ قاتل ہے یا نہیں۔ تم کون ہوتے ہو اس اسمبلی میں۔ دنیا دنیا کی بات مت کرو۔

مولانا عبدالواسع : جناب والا۔ دنیا کے نقشہ پر ثابت کردیا کہ وہاں ایک اسلامی حکومت قائم ہوگئی ہے۔ انہوں نے اسلامی حکومت کا فیصلہ کرلیا ہے۔ (آپس میں باتیں)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) : جناب والا۔ بات یہ ہے کہ دنیا تمہارے سینگھوں پر نہیں قائم ہے یہ بداخلاقی ہے۔ یہ آپ غلط کام کر رہے ہو کہ آپ کا ایک ملک کے سربراہ کو یہ کہنا کہ وہ قاتل ہے یا نہیں۔ جو کچھ بھی ہے یہ وہاں کے لوگوں کا کام ہے۔ آپ کون ہوتے ہو یہ فیصلہ کرنے والے کہ وہ قاتل ہے اور اس کو پھانسی دی گئی ہے۔

مولانا عبدالباری : پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر نجیب اللہ صرف قاتل نہیں تھا۔ بلکہ ان لوگوں کا محسن تھا۔ ان کو منانے بھیجواتے تھے۔ اسلحہ بھیجواتا تھا لشکر ان کے ساتھ تھا سب کچھ تھا۔

اب وہ دنیا کے نقشے سے چلے گئے ہیں۔ اور وہ کفری نظام کا حامی تھا اور اس کا سربراہ تھا۔ سب کچھ تھا خاد کا ڈائریکٹر انٹیلجنس تھا۔ خاد پاکستان کی زمین کے خلاف استعمال ہو رہا تھا۔ ایسے ڈائریکٹر انٹیلجنس کے لئے کبھی بھی بلوچستان اسمبلی میں دعا مغفرت نہیں ہو سکتا...... (مداخلت)

مسٹر عبید اللہ جان بابت (وزیر) : جناب اسپیکر ہم دعا کی حمایت کرتے ہیں کہ اس کے لئے دعا ہونی چاہئے۔ اور مولانا صاحبان جو کہہ رہے ہیں۔ حقیقت میں اگر وہ اسلام کی تاریخ کو دیکھیں تو اسلام میں اور رسول پاک نے جو کفار مکہ ، ساتھ کیا تھا آج یہ ڈاکٹر نجیب اللہ جو ایک اسلامی مملکت کے سربراہ تھے۔ وہ چھ سال افغانستان کے حکمران رہے آج جس طریقے سے ڈاکٹر نجیب اللہ کو شہید کیا گیا اور اس کی لاش کی جو بے حرمتی کی گئی۔ حقیقت میں اگر دنیا کی تاریخ میں ہلاکو خان اور چنگیز خان کو دیکھیں تو یہ جو شہسوار تھے....... (مداخلت)

مولانا عبدالواسع : آپ اس شیطان کو شہید نہیں کہہ سکتے ہیں آپ اس ایوان کی توہین کر رہے ہیں........ (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر : غیرپارلیمانی فقرہ ہے کارروائی سے حذف کیا جائے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی : جہاں ڈاکٹر نجیب اللہ کے ایصال ثواب کے لئے دعا کرنے کی بات ہے یا اس کی مذمت کرنے کی بات ہے۔ اس سلسلے میں ایوان سے رائے لی جائے اگر اکثریت کی رائے ہے کہ دعا کی جائے .... (مداخلت)

مولانا عبدالباری : پاکستان کی سرزمین پر ڈاکٹر نجیب اللہ کے لئے دعا نہیں پڑھی جاسکتی۔ وہ لوگ کرسکتے ہیں جو پاکستان کے خلاف ہیں اور پاکستان کے دشمن طبقے ہیں۔ وہ بے شک دعائیں کرئے نماز جنازہ کرے۔ اور تیسری گزارش جناب اسپیکر یہ ایک شرعی مسئلہ ہے کم از کم اگر میڈیکل کا مسئلہ تھا تو ہم ڈاکٹر صاحب سے پوچھتے یا اگر کوئی قبائلی مسئلہ تھا تو خان صاحب سے پوچھنا تھا۔ اگر کوئی شرعی مسئلہ ہے تو ہم سے

پوچھنا چاہئے۔ یا اسمبلی کا مولوی صاحب ان سے پوچھ لیتے۔ کہ ڈاکٹر نجیب کے لئے دعا مغفرت ہونی چاہئے یا نہیں .... (مداخلت)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی : افغانستان کے لئے دعا نہیں کرسکتے مگر یہاں کے مدرسوں سے کرائے کے سپاہی بھیج سکتے ہو .... (مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) : جناب اسپیکر میں آپ کی توجہ یہاں مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی جی

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) : اس میں ایک دو باتیں جو مولانا صاحب نے کہیں کہ ڈاکٹر نجیب اللہ کے لئے جو دعا کرتے ہیں وہ پاکستان دشمن ہے یا اسلام دشمن ہے۔ یہاں ہم لوگ Objective رہیں۔ یہاں کسی کا مقصد ہرگز پاکستان دشمنی نہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ مولانا صاحب اس قسم کے فتویٰ دے رہے ہیں۔ وہ کس حوالے سے دے رہے ہیں۔ ٹھیک ہے وہ ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ وہ بھی سمجھتے ہیں ہمارے پر موقف ہے۔ کہ یہاں دعا ہونی چاہئے۔ ان کا موقف ہے دعا نہیں ہونی چاہئے۔ ان کا موقف ہے دعا نہیں ہونی چاہئے۔ اسمبلی کا رولز آف بزنس موجود ہے اس کے مطابق اس کو پروسیڈ کریں ایوان سے رائے لیں اگر لوگوں کی میجارٹی کی رائے یہ ہوئی کہ فاتحہ پڑھے تو آپ سے بصورت دیگر اس میں شرعی مسئلہ ہم یہاں بیٹھے ہیں پارلیمنٹ ہے یہاں ہم شرعی فیصلے کرنے نہیں آئے پارلیمنٹ کے رولز آف بزنس کے مطابق ہم چل رہے ہیں۔

مولانا عبدالباری : اگر رولز کی بات ہے تو رولز میں پاکستان کے آئین میں صاف لکھا ہے۔ کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ دنیا کے نقشے پر یہ بات پڑی ہوئی ہے کہ وہ اسلام کا بھی دشمن تھا۔ اور پاکستان کا بھی دشمن تھا تو پاکستان خطہ اور پھر ایوان .... (مداخلت)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی : جناب اسپیکر صاحب مولانا صاحب آپ خرافات کہہ رہے ہو میں پھر وہی لفظ مائیک بند۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں خان صاحب آپ تشریف رکھیں مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں چونکہ یہ بحث ایجنڈے کا حصہ نہیں ہے غیر متعلقہ الفاظ اور اس بحث کو حذف کیا جائے ہاؤس کی طرف سے میر مرتضٰی بھٹو اور سابق ڈپٹی اسپیکر محمد رحیم کاکڑ صاحب اور ڈاکٹر نجیب کے بارے میں دعا مغفرت کے لئے تجویز آئی ہے چونکہ غیر ملکی متنازعہ شخصیت کے متعلق فاتحہ خوانی نہیں ہو سکتی تاہم ہاؤس کی طرف سے تجویز آئی ہے جو اس کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اکثریت کے رائے ہے کہ فاتحہ خوانی کی جائے لہٰذا فاتحہ خوانی کی جائے (دعا کی گئی)۔

مولانا عبدالباری : ہم اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

چیئرمینوں کے پینل کا اعلان

مولانا عبدالباری اور کچھ ممبران نے واک آؤٹ کیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سیکریٹری اسمبلی چیرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

مسٹر اختر حسین خاں سیکریٹری اسمبلی : بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر13 کے تحت جناب اسپیکر نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

(1) جناب شوکت بشیر مسیح

(2) جناب مولانا عبدالباری

(3) جناب سردار ستزام سنگھ

(4) جناب سید شیر جان بلوچ

جناب ڈپٹی اسپیکر : وقفہ سوالات سوال نمبر395 سردار محمد اختر مینگل صاحب چونکہ ممبر موجود نہیں اور ہاؤس اور متعلقہ منسٹر بھی موجود نہیں لہٰذا سردار صاحب کے سوالات موخر کئے جاتے ہیں اگلی باری تک۔ رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو سیکریٹری اسمبلی پڑہیں گے۔

(رخصت کی درخواست)

مسٹر اختر حسین خاں سیکریٹری اسمبلی : سردار میر چاکر خان ڈومکی ایم پی اے نے نجی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : میر اسرار اللہ زہری صاحب نے آج کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے چونکہ وہ کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب سعید احمد ہاشمی اسپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار اختر مینگل صاحب نے اپنی نجی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سید شیر جان بلوچ صاحب مشیر برائے وزیر اعلیٰ نے آج 29 ستمبر 96 سے تا اختتام اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار ثناء اللہ زہری صاحب کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب محمد اسلم بلیدی صوبائی وزیر مال نے نجی مصروفیات کی بناء پر آج 29 ستمبر 96ء کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک التواء نمبر 1 جناب سردار سترام سنگھ اور جناب

نواب عبدالرحیم شاہوانی اور مسٹرارجن داس بگٹی کی طرف سے بھی سردار سترام سنگھ صاحب پیش کریں گے۔

سردار سترام سنگھ : تحریک التواء نمبر1 میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسمبلی کی اجلاس کی کارروائی روک کر گزشتہ روز پولیٹکل ایجنٹ ڈیرہ بگٹی ایجنسی کا مفاد عامہ کی خلاف موٹر سائیکل پر ڈبل سواری اور پبلک ٹرانسپورٹ کی بندش کے ناروا حکم جیسے اہم عوامی نوعیت کا حامل مسئلے پر غور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک التواء پیش ہوئی نواب صاحب اگر آپ اس تحریک پر بولنا چاہئے چونکہ یہ مشترکہ تحریک ہے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : اسپیکر صاحب یہ ہماری مشترکہ تحریک ہے اور اس میں یہ ہے کہ موٹر سائیکل ڈبل سواری ایک عام سی بات ہے یہ سارے پاکستان میں چل رہا ہے کوئٹہ میں جناب وزیراعلیٰ صاحب کے گھر کے سامنے بھی موٹر سائیکل پر تین تین آدمی پھر رہے ہیں ہم نے گلی کوچوں میں دیکھا ہے آپ ڈیرہ بگٹی جیسے دور دراز علاقے میں وہ غریب لوگ اگر ایک دو چڑھیں کونسا گناہ ہوتا ہے موٹر سواری ڈبل سواری تو ہے ہی وہ ہے ہی ڈبل سواری دو آدمی کے لئے ایک آدمی کے لئے تو ویسے بھی نہیں لیکن یہ ہے کہ اس میں برابر کا سلوک رکھا جائے جیسے کوئٹہ ہے اس طرح سارے پاکستان میں ہے اسی طرح ڈیرہ بگٹی میں روا رکھا جائے یہ کیسا ظلم ہے کہ ادھر پابندی لگائی جاتی ہے۔

جناب والا ہماری گزارش ہے کہ اس پر خاص توجہ دی جائے اور اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی سردار صاحب

سردار سترام سنگھ : جناب اس بات کی وضاحت گزشتہ دنوں کے اخبارات میں بھی آچکی ہے واقعہ یہ کہ سوئی اور ڈیرہ بگٹی کے درمیان راہ داری کے بغیر گاڑیاں

چلانے پر پابندی لگا دی گئی ہے جب تک اسسٹنٹ کمشنر صحیح راہ داری جاری نہیں کریں گے اس وقت تک گاڑیاں نہیں چلائی جا سکتی ہے جناب اسپیکر اس ناروا حکم سے وہاں کے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا ہے جبکہ کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گئی ہے اور لوگ گھروں میں بند ہو گئے ہیں جناب اسپیکر حتیٰ کہ بیمار اشخاص کو ہسپتال تک لے جانا بھی مشکل ہے۔ یہ غیر اخلاقی اور غیر جمہوری حکم ہے وہاں کے اس عوام کو پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے پولیٹیکل ایجنٹ ڈیرہ بگٹی کو اس بات کی ہدایت کی جائے کہ وہ اس قسم کے احکامات سے گریز کرے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : جناب اس سلسلے میں بھی کچھ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کیا ڈیرہ بگٹی کو اس ملک سے کاٹ کر دوسری جگہ لے جایا جا رہا ہے یا اس ملک اور صوبے کا حصہ ہے اگر اس صوبے میں ڈیرہ بگٹی ہے دوسری جگہ راہ داری کے بغیر گاڑیاں چلتی ہیں۔ ڈیرہ بگٹی میں کونسا گناہ ہوا ہے وہاں لوگوں نے کیا جرم کیا ہے یہ ناروا سلوک کیا جا رہا ہے اس کی فوری طور پر اسسٹنٹ کمشنر سے جواب طلبی کی جائے بلکہ اس کو برخاست کیا جائے میری یہ درخواست ہے یہ بھی بلوچستانی ہیں ان کے ساتھ یہ کیوں ناروا سلوک رکھا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : ٹریژری بنچز۔ قائد ایوان

قائد ایوان نواب ذوالفقار علی مگسی : جناب اسپیکر اگر واقعی کوئی ایسے احکامات پی اے ڈیرہ بگٹی نے جاری کئے ہیں کہ موٹر سائیکل پر ڈبل سواری اور گاڑی بغیر راہ داری کے نہ چلائی جائے تو آج ہی پتہ کر کے فوری طور پر دودھ ڈرا کرا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی سردار صاحب۔

سردار سترام سنگھ : قائد ایوان کی یقین دہانی کرائی ہے میں تحریک پر مزید زور نہیں دینا چاہتا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : چونکہ ڈیرہ بگٹی اور سوئی کے علاقے میں امن و امان کی

حالت کافی عرصے سے غیر تسلی بخش ہے وہاں کی انتظامیہ کو کہا جائے کیونکہ یہ معاملہ انسانی امور سے متعلق ہے وہاں پر انسانی امن و امان قائم رکھنے کے اقدامات کئے جائیں لہٰذا تحریک التواء ہذا کو قاعدہ نمبر72بی کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک التواء نمبر2 سرداد ستزام سنگھ پیش کریں۔

سردار ستزام سنگھ : جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوئے کہ 8 اگست 1996ء کو ڈیرہ اللہ یار میں پاکستان بچاؤ تحریک کے کارکنوں پر پولیس کی بلاجواز لاٹھی چارج کے مواقع اسمبلی کے اجلاس روک کر غور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی سردار صاحب اگر بولنا چاہیں تحریک پیش ہوئی۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : اگر اس طرح پولیس اپنے اختیارات سے کارروائی کرے تو کسی شہری کی جان مال محفوظ نہیں رہ سکتی ہے چونکہ محافظ جب خود گولیاں چلاتا ہے ایک جلوس پر ایک پرامن تحریک پر وہ کیا حق رکھتا ہے اس کو کس نے آرڈر دیا ہے۔؟

نواب عبدالرحیم شاہوانی صاحب : اسپیکر صاحب میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک پیش ہوئی آپ کچھ بول سکتے ہیں۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : اگر اس طرح پولیس کھلم کھلا اپنے اختیار سے ہر کارروائی کریں تو اس طرح کسی شہری کا جان و مال محفوظ نہیں رہ سکتا کیونکہ جب محافظ جب خود گولیاں چلاتا ہے ایک پرامن جلوس پر ایک پرامن تحریک پر اس کا کیا حق ہے اس کو کس نے آرڈر دیا اور کس نے اجازت دی ہے اس کے لئے پولیس کی جواب طلبی کی جائے اور پولیس کے ان نااہل اہلکاروں کو برطرف کیا جائے کیوں اس طرح گولیاں چلنے سے کتنی جانیں ضائع ہوسکتی ہے کتنا نقصان ہوسکتا ہے کتنی بدامنی

پھیل سکتی ہے کتنی لوگوں میں خوف و ہراس و ناراضگی پیدا ہو سکتی ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے پولیس سے جواب طلب کی جائے۔

مسٹر سترام سنگھ : 9 اگست 1996ء کے نوائے وقت کراچی میں یہ خبر چھپی تھی کہ ڈیرہ اللہ یار میں پولیس مظاہرین پر ٹوٹ پڑی کئی زخمی ہو گئے اور 25 افراد گرفتار ہوئے پولیس اور مظاہرین میں تلخ کلامی ہوئی اور تصادم ہوا اور مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنما گرفتار کر لئے گئے اور پولیس نے لاٹھیوں اور مکوں کی بارش کر دی تو میں جناب اسپیکر سے یہ پوچھتا ہوں کہ قومی مفاد میں حزب اختلاف میں رہنا کیا جرم ہے جبکہ دنیا بھر کی جمہوری تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہر جگہ اختلاف رائے رکھنے کا حق محفوظ ہے کسی حق کو اپناتے ہوئے وہاں کے عوام نے پاکستان بچاؤ تحریک میں حصہ لیا اور جمہوری انداز میں اپنی آواز بلند کی اور آج کے اس ناگفتہ بہ حالات کے اپنی ایک ذمہ داری پوری کی مگر جناب اسپیکر بہت سارے معزز اور باعزت آدمیوں کی پولیس نے مارپٹائی کی اور ان کو گالی گلوچ کیا جمہوری حکومتوں میں یہ باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ لہٰذا میں قائد ایوان سے درخواست کروں گا کہ اس قسم کے غیر جمہوری عمل سے اپنے انتظامیہ کو روکے اور ان کی جواب طلبی کریں۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر 8 اگست کو پاکستان بچاؤ تحریک کے سلسلے میں جلوس نکالا گیا تھا کوئٹہ میں بھی Post Poned کیا گیا اور اس کے مطابق ڈیرہ اللہ یار میں پوسٹ پون ہونا تھا۔ لیکن شاید ادھر اطلاع نہ پہنچ سکی اور ان کے لوگوں کو پتہ نہ تھا تاریخ تبدیل ہو گئی۔ انہوں نے وہاں جلسہ جلوس کیا اور غلط فہمی پر دکانیں بند کرانے کی کوشش کی، لاٹھی چارج کیا اور 18 آدمی گرفتار ہوئے مجھے سلیم اکبر بگٹی اور جعفر خان مندوخیل نے سعید ہاشمی نے مجھے فون کیا۔ اصل میں اگر کوئی جلسہ جلوس نکالتا ہے وہ زبردستی کسی کی دکانیں بند نہیں کرا سکتا ہے۔ ان لوگوں نے زبردستی کوشش کی دکانیں بند کرنے کی اور ٹریفک بند کرنے کی۔ اس لئے لاٹھی چارج ہوا اور 18 آدمی پکڑے

گئے۔ اور میں نے بعد میں ان کے کہنے پر رہا کرادیئے۔ تحریک اس پر لانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی نواب صاحب

نواب عبدالرحیم شاہوانی : جناب والا! دکانیں بند کرانا گناہ تو نہیں ہے دکانیں زبردستی تو کوئی بند نہیں کرتا ہے دکانیں خود بند کرتے ہیں لوگ بھی ہمارے عوام کا حصہ ہے آخر دکانیں جو بند کرتے ہیں۔ دکانیں بند کرنا یا پاکستان بچاؤ تحریک لانا کوئی گناہ نہیں ہے مگر پولیس کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس طرح کرے اطلاع پہنچے یا نہ پہنچے اسے یہ کس نے اختیار دیا ہے کہ وہ ہر قدم اپنی مرضی سے اٹھائے کل سینکڑوں آدمیوں کو کوئٹہ میں قتل کرے کل اپنے اختیار کرے پولیس سے جواب طلبی کریں اور اس کو پابند کریں کہ آئندہ ایسا نہ کیا جائے۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر زبردستی دکانیں بند کرائی ہیں زبردستی تو کوئی دکانیں بند نہیں کرتا ہے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : زبردستی بند نہیں کی ہیں لوگوں نے خود بند کی ہیں یہ پولیس کی ایک چال ہے یا پالیسی ہے کہ مظاہرین نے انہیں بند کرایا ہے ادھر آپ ایکشن کیوں نہیں لیتے ادھر بھی تو ہر روز یہ ہوتا ہے لوگ آتے ہیں کہ بند کرو میرے سامنے میں کھڑا ہوا تھا میں کھڑا رہتا ہوں میں تو پابند نہیں ہوں آپ کی طرح میں تو عوام میں کھڑا رہتا ہوں گھومتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں دکانیں بند کرو لوگ دکانیں بند کرتے ہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : چونکہ قائد ایوان نے اس تحریک کی تردید کی ہے کیا آپ اس تحریک پر مزید زور دیتے ہیں۔؟

نواب عبدالرحیم شاہوانی : ٹھیک ہے جناب اس نے اس کی تردید کی مگر وہ جناب اس پر مزید روشنی ڈالیں اس پر کارروائی کریں اور اس پر ایکشن لیں۔

جناب قائد ایوان : میں نے تو جناب اس کی وضاحت کر دی ہے اب آپ اپنا فیصلہ دے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : حکومت کا موقف سننے کے بعد رولنگ صادر کی جاتی ہے۔

رولنگ

اس تحریک کا تعلق بھی امن و امان کے قیام سے ہے جلوس کے شرکاء اور پتھراؤ کے پیش نظر انتظامیہ کو لاٹھی چارج کرنی پڑی۔ لہٰذا تحریک 160 کو قاعدہ نمبر72 بی کے تحت مسترد کیا جاتا ہے۔

تحریک التواء نمبر3 : جناب ڈپٹی اسپیکر مشترکہ تحریک التواء نمبر3 پیش کریں۔

سردار سترام سنگھ ڈومکی : تحریک التواء نمبر تین ...... جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ گزشتہ دنوں محکمہ بلدیات کے ایک سرکاری افسر اور اقلیتی برادری کے متعلق رکھنے والے شخص کو سوئی سے اغواء اور بعد میں تاوان کی ادائیگی پر اس کی رہائی جیسے اہم عوامی نوعیت کے فوری مسئلے پر اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک التواء پیش ہوئی۔ اگر کوئی بولنا چاہے۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : جناب دنیا میں ہمسایہ پروری ہمسائے کو تکلیف نہ دینا ہر مذہب کا فرض ہے عیسائی ہے سکھ ہے ہندو ہے۔ وہ ہمارا ہمسایہ ہے اس کو اگر یہاں پناہ نہیں ملی اس کے ساتھ ایسے واقعات حالات پیش آئیں تو ہماری نااہلی یا ہمارے مذہب کی بے عزتی ہے کیوں - ہمارے مذہب میں تو ہر مذہب کے اقلیت کے لوگوں کو پناہ دینے کے لئے احکامات موجود ہیں مولانا صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں آپ پوچھ لیں اگر اس طرح کے واقعات ہماری اقلیتوں کے ساتھ ہوں گے تو ہماری یہاں پر کیا

وقعت ہے کہ ہمارے ہمسائے کو اس طرح اغواء کیا جاتا ہے اسے تاوان لے کر چھوڑا جاتا ہے پھر یہ لوگ کیسے یہاں امن سے رہ سکتے ہیں کیسے بھروسہ کرسکتے ہیں۔؟

ہمارا مذہب تو ہر اقلیت کے لئے پناہ کا حکم دیتا ہے ہم ان کو پناہ دیں۔ اس کے لئے حاکم وقت کو چاہئے وزیر اعلیٰ صاحب کو چاہئے صوبے میں موجود ہے ان کو چاہئے ان کی حفاظت کے لئے ایسے اقدامات سخت کریں۔ ان کو کوئی مزید تکلیف نہ ہو اور ہم لوگ اس سے مطمئین ہوں کہ یہ لوگ ہمارے ہمسائے محفوظ رہیں اگر یہ لوگ محفوظ نہیں ہوں گے تو پھر ان کے لئے ہماری حیثیت کیا ہے۔ ہم تو اپنے ہمسائے کو حفاظت نہیں دے سکتے ہیں۔ وہ اغواء ہوتا ہے اس کے ساتھ ہر ظلم ہوتا ہے۔ یہ تو نہیں ہونا چاہئے یہ تو ہمارے مذہب کی شان نہیں ہے۔ یہ قوم اور ملک کی شان نہیں ہے اس لئے ملک کی نیک نامی اور اس ملک کی بقاء ہے وہ اسی میں ہے کہ اپنے ہر چیز پر نظر رکھا جائے اور اپنی اقلیت کی پہلے حفاظت کی جائے۔ اس کے لئے میں قائد ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ان امور پر سختی سے نوٹس لے۔ اور سختی سے اس پر کارروائی کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : شکریہ نواب صاحب سردار صاحب اگر آپ بولنا چاہیں تو بولیں۔

سردار سترام سنگھ : جناب اسپیکر گزشتہ دنوں محکمہ بلدیات کے ایک سرکاری افسر اور اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والے ایک شخص جس کا نام ستیا پال ہے نامعلوم اشخاص نے اغواء کیا جو کہ ڈیرہ بگٹی سے سوئی اپنے کسی کام کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس کو کچھ دن پاس رکھ کر پھر تاوان وصول کرکے اسے رہا کر دیا گیا۔ جبکہ بلوچستان کی روائیتوں میں اقلیتوں کو ہمیشہ تحفظ دیا گیا ہے۔ اس بات سے نہ صرف ڈیرہ بگٹی کی اقلیتوں بلکہ پاکستان کی تمام اقلیتوں میں ایک دکھ کا احساس پایا جاتا ہے نہ تو اس بات کی آئین اجازت دیتا ہے اور نہ جمہوری روائیتیں۔ اور نہ اسلامی روائیتیں۔ اس بات کی

اجازت دیتی ہیں میں قائد ایوان سے درخواست کروں گا خدا کے لئے اقلیتوں کو تحفظ دیا جائے۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر یہ تو کوہستان کی ایک خبر ہے۔ جس کو پڑھ کر انہوں نے یہ تحریک پیش کی ہے جہاں تک حکومت کا نکتہ نظر ہے نہ تو وہاں پر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے اور نہ حکومت کو کوئی ایسی ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے۔ جب ایسا واقعہ ہوتا ہے تو وہ ایف آئی آر درج کراتا ہے میرے ساتھ کن لوگوں نے زیادتی کی ہے اٹھایا ہے اور تاوان لیا ہے۔ حکومت کے نوٹس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جس نے کوئی تاوان لیا ہو۔ یہ کوہستان اخبار کی ایک خبر ہے۔ حکومت کے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ اخبار کو پڑھ کر شاید کوئی تحریک لائے ہیں۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی : جناب کوہستان کے علاوہ دوسرے اخباروں میں بھی یہ واقعہ آیا ہے واضح ہے اور اغواء ہوا ہے اور اس پر جو کارروائی کرنے ہے وہ ضرور کی جائے۔ اور قائد ایوان کو صرف کوہستان کے اخبار پر یہ خاموش نہیں رہنا چاہئے۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر میں کہہ رہا ہوں اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے تو وہ آکر ایف۔ آئی۔ آر درج کرائے۔ کہ میرے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے۔

نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی : جناب وہاں آپ کے کئی افسران ایف آئی آر درج کرنے کے لئے تیار بھی نہیں ہیں۔ تو کس طرح ای آئی آر درج کیا جائے۔ اسی طرح کچھ دن پہلے ہم لوگوں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ تین انجینئرز اغواء ہوئے تھے وہ بھی اخباروں میں پڑھا تھا ان کی بھی ایف آئی آر درج نہ ہوئی۔ اس کے لئے تو آپ کی حکومت نے پندرہ سولوگوں کو پکڑ کر ایف سی کے قلعے میں ٹارچر کیا اور پچھلی دفعہ میں نے نشاندہی کی تھی کہ وہاں آپ کی ایڈمنسٹریشن لوگوں کو پکڑ کر ایف سی کے حوالے کرتی ہے اور ایف سی والے ان کو قلعے میں رکھتے ہیں۔ تو ابھی ایف آئی آر درج کرنا یا نہ کرنے

کا سوال نہیں ہے یہ تو آپ کو اپنی ایڈمنسٹریشن کو ہر وقت چیک کرنا چاہئے کہ ایف سی کے قلعے کو کیوں استعمال کیا جاتا ہے جب آپ کا پولیس تھانہ ہے لیویز تھانہ وہاں موجود ہے۔

قائد ایوان : جناب اسپیکر ہم ایف سی کی تو بات نہیں کر رہی ہم تو لوکل باڈیز کے ایک افسر کے اغواء کی بات کر رہے ہیں۔ اگر ملازم اغواء ہوا ہے تو وہ کہیں تو رپورٹ درج کرائے گا وہ سرکار کا ملازم ہے۔ لوکل باڈیز ایک سرکاری محکمہ ہے ہمیں علم ہوتا کہ ہماری حکومت کا ایک افسر اغواء ہوا ہے مگر ہمارے پاس کوئی ایسی رپورٹ نہیں آئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر (رولنگ) : ڈیرہ بگٹی اور سوئی کے علاقے میں قبائلی تصادم اور اغواء جیسے معاملات آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ اس تحریک میں کسی واضح مسئلے کا ذکر نہ ہونے کی بناء پر جبکہ بازیابی تاوان کی صورت میں عمل میں آئی ہے لہٰذا تحریک ہذا کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا عطا اللہ صاحب تحریک التوا نمبر8 پیش کریں۔

مولانا عطا اللہ صاحب : تحریک التواء نمبر8 میں تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔ جیسا کہ آپ کی معلوم ہے۔ کہ قلات ضلع کے ملازمین عرصہ دراز سے ہڑتال پر ہے۔ ملازمین نے قلات ٹیسٹ الاؤنس بحال کرنے کی غرض سے قلات تا کوئٹہ لانگ مارچ کیا۔ روز بروز ملازمین اور عوام میں بے چینی پھیلتی جارہی ہے ضلع قلات سمیت بلوچستان کے دیگر سات اضلاع میں کے دفاتر بند۔ عوامی کام روک گیا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر قلات کے ملازمین کے اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک پیش ہوئی اس تحریک التواء ہذا میں جس مسئلے کا ذکر کیا گیا ہے اس مسئلے پر پہلے سے قرارداد نوٹس موصول ہوچکا۔ ہے جو کہ تین اکتوبر کے ایجنڈے میں شامل کیا گیا ہے لہٰذا تحریک التواء ہذا پر بحث کی اجازت نہیں دی جاسکتی

ہے۔ قاعدہ نمبر 72 بی کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جام محمد یوسف صاحب چیئرمین مجلس قائمہ خزانہ و ترقی مال قاعدہ نمبر 148 جسے قاعدہ نمبر 178 کے تحت پڑھا جائے کی بابت اپنی تحریک پیش کریں۔

جام محمد یوسف (سینیئر وزیر) : جناب والا! میں جام محمد یوسف چیئرمین مجلس قائمہ برائے مال خزانہ ترقی بلوچستان سرکاری اراضی کے غیر قانونی الاٹ منٹ کی منسوخی کے مسودہ قانون مصدرہ 94ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 1994ء کی بابت بلوچستان صوبائی اسمبلی قواعد و ضوابط کے طریقہ کار قاعدہ نمبر 184 جسے 171 کے ساتھ پڑھا جائے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی معیاد کو 29 ستمبر 96ء تک بڑھایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک پیش ہوئی اب سوال یہ ہے کہ آیا تحریک کو منظور کیا جائے۔؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : جام محمد یوسف چیئرمین مجلس قائم برائے مال خزانہ و ترقی بلوچستان کی سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹ منٹ کی منسوخی کے بارے میں مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کریں۔

جام محمد یوسف : میں چیئرمین مجلس قائمہ برائے مال خزانہ و ترقی کی رپورٹ بابت قانون

THE BALOACHISTAN ILLEGAL ALLOTMENT OF State land bill 1994 bill bol of 1994 copy attached.

ایوان میں پیش کرتا ہوں۔ کہ مذکورہ بل جس کو 30 جنوری 96ء کو مجلس قائمہ کے سپرد کیا تھا مجلس کے اجلاس مورخہ 25 کوم 1994ء اسمبلی سیکریٹریٹ کے کمیٹی روم میں

میرے صدارت کے منعقد ہوا جس میں درج ذیل اصحاب نے شرکت کی۔

(1) محکمہ قانون کی نمائندگی سیکریٹری محکمہ قانون نے کی جبکہ سیکریٹری اسمبلی نے سیکریٹری مجلس کے طور پر فرائض سرانجام دیئے مجلس نے مسودہ قانون پر تفصیلاً غور خوص کیا اور مجلس نے ایوان میں متعارف شدہ مسودے کو اس شکل میں ایوان سے منظور کرنے کی سفارش کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : بلوچستان سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاٹ منٹ کی منسوخی کی رپورٹ ایوان میں پیش ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : چونکہ آج مزید کوئی کارروائی نہیں ہے۔ اسمبلی کا اجلاس مورخہ 2 اکتوبر 96ء صبح گیارہ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس کی کارروائی گیارہ بجکر پچیس منٹ (دوپہر) مورخہ 2 اکتوبر 96ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)